رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۸ مارچ ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۰۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ عید الاضحیٰ

نوجوانانِ جماعت سے اسلام کی ترقی کیلئے قربانیوں کا مطالبہ

ہر شخص دین کیلئے اسمٰعیلؑ بن سکتا اور ہر عورت دین کیلئے ہاجرہؓ بن سکتی ہے

اپنے اندر ابراہیمی جذبہ پیدا کرو۔ اور خدمتِ دین کے سلسلہ میں اسمٰعیلی نمونہ دکھاؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴۔ مارچ ۱۹۳۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج کی عید

قربانی کی عید

کہلاتی ہے۔ عربی زبان میں بھی اس کو عید الاضحیہ کہتے ہیں۔ یعنی ایسی عید جس میں قربانیاں کی جاتی ہیں۔ یہ عید ایک قربانی کی یادگار کے طور پر ہے۔ جو آج سے ہزاروں سال پہلے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔

قربانی ایک عجیب لفظ ہے۔ جو کئی ایک

متضاد جذبات کا جامع

ہے۔ عام طور پر متضاد جذبات جمع نہیں ہوا کرتے اور جو الفاظ محبت پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ ساتھ ہی راحت اور آرام پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ لیکن تکلیف اور دکھ پر دلالت نہیں کرتے۔ اور جو الفاظ تکلیف اور دکھ کے مفہوم پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ راحت

آرام اور محبت کے مفہوم پر دلالت

نہیں کرتے۔ مگر قربانی ایک ایسا جامع لفظ ہے جو جدائی اور وصال۔ تکلیف اور راحت، خوشی اور غم ان سارے ہی متضاد جذبات کا جامع اور ان پر مشتمل ہے۔ یہ لفظ جس وقت ایک انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ اور جس وقت اس کے دماغ پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ وہ ایک ہی وقت میں یہ ساری باتیں محسوس کرتا ہے۔ اور قربانی کا لفظ خود اپنی ذات میں اس کا ثبوت ہوتا ہے۔ بلکہ اردو میں جو لفظ استعمال ہوتا ہے۔ وہ بھی وہی معنے رکھتا ہے۔ جو عربی زبان کے لفظ کے ہیں۔ قربانی قرب پر بھی دلالت کرتی ہے اور ذبح ہونے پر بھی۔ ذبح ہو کر یعنی اپنی جان خدا تعالیٰ کے راستہ میں دیکر انسان بظاہر اپنے عزیزوں سے جدا ہوتا ہے

مگر قربانی ایسی چیز ہے۔ کہ وہ

جدائی میں بھی وصال کے سامان

پیدا کر دیتی ہے جس وقت ایک مسلمان سپاہی میدانِ جنگ میں مر کر بظاہر اپنے پیاروں سے جدا ہو رہا ہوتا ہے حقیقتاً وہ اپنے پیاروں کے قریب بھی ہو رہا ہوتا ہے کیونکہ سب سے پیارا وجود تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتا ہے۔ وہ اپنے خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔ پھر انسان کے جتنے عزیز اور پیارے دنیا میں ہوتے ہیں۔ ان سے زیادہ عزیز اور پیارے اگلے جہان میں جا چکے ہوتے ہیں۔

اگر دنیا میں کسی کا باپ زندہ ہے۔ اور شہادت سے اس کے اور اس کے باپ کے درمیان جدائی ہوجاتی ہے۔ تو اس کے کئی

دادے اور پڑدادے

ایسے ہوتے ہیں۔ جو سینکڑوں ہزاروں سال سے اگلے جہان میں اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا میں اس کی والدہ زندہ ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیکر اس سے جدا ہوتا ہے۔ تو اس کی کئی دادیاں اور نانیاں اس سے محبت کرنے والی اگلے جہان میں موجود ہوتی ہیں۔ اور اگر دنیا میں اس کی اولاد ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت اکثر لوگوں کی اولاد کچھ زندہ رہتی۔ اور کچھ مر جاتی ہے۔ پس اگر اس دنیا میں اس کی کچھ زندہ اولاد موجود ہوتی ہے۔ تو اس کی کچھ اولاد اگلے جہان میں بھی ہوتی ہے۔ جس سے وہ جا ملتا ہے۔ پس قربانی گو رنج اور درد کا جذبہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ مگر ساتھ ہی راحت اور آرام کا جذبہ بھی اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اور

آج کا دن

جو قربانی کا دن ہے۔ وہ اس قربانی کو یاد دلاتا ہے۔ جو نہایت ہی کامل رنگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور پیش کی۔ آج سے قریباً ساڑھے چار ہزار سال پہلے وہ قربانی پیش کی گئی تھی۔

ساڑھے چار ہزار سال کا عرصہ

کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا۔ بسا اوقات دس پندرہ دن کے بعد انسان اپنی تکالیف بھول جاتا ہے۔ جس کو سخت بخار چڑھا ہوا ہو اور اس کی ہڈیوں میں درد ہو رہا ہو۔ وہ خیال کرتا ہے کہ ساری عمر میں اس تکلیف کو نہیں بھولوں گا۔ مگر بخار اترنے کے آٹھ دس دن کے بعد وہ ساری تکلیف بھول جاتا ہے۔ لوگوں کے عزیز مر جاتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا اب ہمارے لئے تلخ ہو گئی۔ لیکن سال دو سال کے بعد وہ اسی طرح ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔ جس طرح پہلے۔ اور

مرنے والوں کی یاد

دلوں سے محو ہو جاتی۔ یا بہت حد تک کمزور ہو جاتی ہے لیکن یہ عجیب قربانی تھی۔ کہ ساڑھے چار ہزار سال کا عرصہ اس پر گزر گیا۔ مگر آج بھی اس کا خیال کر کے انسان کا دل اعلےٰ درجہ کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے۔ اب بھی جب ہم میں سے کوئی شخص اس نظارے کا خیال کرتا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بچے اسماعیل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے ایک ظاہری معنے کرتے ہوئے اس لئے لٹایا کہ وہ اس کو ذبح کریں۔ اور چھری لے کر وہ اس کو

ذبح کرنے کے لئے تیار ہوگئے

اور اس بچے نے بھی اس بات کو تسلیم کر لیا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی یہی رضا ہے۔ تو میں اس پر راضی ہوں۔ تو اس کا دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ آج جبکہ اسلام نے اس قسم کی انسانی قربانی کرنے سے منع کر دیا ہے۔ بوجہ اس کے کہ ہم اس کو ممنوع سمجھتے ہیں۔ شاید ہم میں سے بہت اس کی پوری کیفیت نہیں سمجھ سکتے۔ مگر اس زمانہ میں جب

انسانی قربانی کا رواج

تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ یقین رکھتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے۔ کہ میں اپنا بچہ اس کی راہ میں قربان کر دوں۔ جب وہ بچہ بھی سمجھتا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے۔ کہ مجھے ذبح کر دیا جائے۔ جب

نوے سال کی عمر کو پہونچکر

تمام جوانی کی عمر اور تمام ادھیڑ عمر اس امید اور تڑپ میں گذار کر کہ خدا تعالیٰ پاک اولاد دے جو ان کے نام کو قائم رکھنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ نے انہیں جو بچہ دیا۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے حکم دیدیا۔ کہ اسے میری راہ میں ذبح کر دیا جائے تو اس لمبی عمر کے بعد جب وہ اکلوتا بچہ اور بوڑھا باپ خدا تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے کے لئے علیحدہ ہوئے ہونگے۔ تو ان کے جذبات کا اندازہ لگانا ہر ایک کے لئے آسان کام نہیں۔ صرف اہل دل ہی پوری طرح ان جذبات کو سمجھ سکتے ہیں بہت سے لوگ شاذ ونادر کے

درد کے جذبات

میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اور اسی لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر سن کر بہت سے مردوں اور بہت سی عورتوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درد میں شریک ہونے والے موجود ہیں۔ مگر وہ لوگ بہت ہی کم ہیں۔ جو اس

جذبۂ فخر

کو محسوس کر سکتے ہوں۔ جو اس وقت حضرت ابراہیم کے دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اس وقت یہ زمین زمین نہیں رہی تھی بلکہ عرش بریں بن گئی تھی۔ ان کے پاؤں زمین پر نہیں پڑتے تھے۔ بلکہ وہ ہوا میں اڑتے تھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی راہ میں انہیں وہ قربانی پیش کرنے کا حکم دیا جسے کسی انسان نے پیش نہیں کیا تھا۔ بے شک بحیثیت انسان ان کے دل میں درد بھی تھا۔ اور ضرور تھا۔ خصوصاً وہ ابراہیم جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ

حلیم اور اوّاہ

تھا۔ بات بات پر اس کے دل سے آہیں نکلتی تھیں۔ اور وہ نہایت رحم دل تھا۔ یقیناً اس کے دل میں درد بھی پیدا ہوا ہوگا۔ مگر جو چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اور جو چیز حضرت اسماعیل کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ یہ جذبہ ہے۔ کہ یہ قربانی ہماری ہی ترقی کا موجب ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ حکم دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ تم میں سے بہت حضرت ابراہیم کے غم میں شریک ہو سکتے ہیں۔ تم میں سے بہت ان کے درد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ تمہارے دماغ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے

دماغ کی نقل

کر سکتے۔ اور تمہاری آنکھیں حضرت ابراہیم کی آنکھوں کی نقل کر کے آنسو بہا سکتی ہیں۔ مگر تم میں سے بہت کم ان کے دل کی نقل کر سکیں گے۔ جو اس امید اور یقین سے پر تھا۔ کہ میرے رب نے مجھے اپنے لئے چن لیا۔ جب حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کے لئے چھری اٹھائی تو اس وقت غالب خیال ان کے دل میں یہ نہ تھا۔ کہ میرا بیٹا مجھ سے جدا ہو رہا ہے۔ بلکہ یہ خیال غالب تھا۔ کہ

میرا خدا میرے قریب ہو رہا ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس قربانی کو یاد رکھا۔ ورنہ قربانیاں دنیا میں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں۔ اس قربانی میں

ایک امتیازی نشان

تھا۔ اور وہ یہ کہ حضرت ابراہیم کے دل میں درد اور غم کے جذبات غالب نہ تھے۔ بلکہ یہ خیال غالب تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ وہ مجھ سے کام لے رہا ہے۔ پھر وہ جذبہ جو حضرت ابراہیم کے دل میں تھا۔ وہ انہوں نے دوسروں کی طرف بھی منتقل کر دیا تھا۔ گویا وہ اتنا غالب جذبہ تھا۔ کہ ان کے پاس بیٹھنے والے لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے جس طرح

آگ کے پاس بیٹھنے والا

گرم ہو جاتا ہے۔ جس طرح برف کو ہاتھ میں پکڑنے والا ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم کے پاس بیٹھنے والے بھی

قربانی کے خیالات سے لبریز

ہو جاتے تھے۔ چنانچہ اس کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پیشگوئی کو دوسرے معنوں میں پورا کرنے کے لئے یعنی بجائے چھری سے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کی ممانعت کے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتا دیا تھا۔ کہ اس حکم سے ہمارا منشاء اور ہے۔ اور وہ اسماعیل اور اس کی والدہ کو

وادیٔ بے آب وگیاہ

میں چھوڑنا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے آپ پر یہ کیفیت حقیقت کردی۔ اور آپ پیشگوئی کے حقیقی مفہوم کو پورا کرنے کے لئے حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو لے کر مکہ کے میدان میں پہونچے۔ تو اس وقت تک نہ کوئی ٹھکانا تھا۔ نہ رہنے کی جگہ۔ نہ پانی تھا۔ نہ کھانے کا سامان۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

ایک مشکیزہ پانی

کا اور ایک کھجوروں کی تھیلی ان کے پاس رکھ دی۔ جن کے ختم ہونے کے بعد نہ انہیں پانی میسر آسکتا تھا۔ نہ غذا۔ اور رکھ کر واپس لوٹے۔ جس وقت وہ لوٹ رہے تھے۔ حضرت ہاجرہ نے ان کی شکل دیکھ کر محسوس کر لیا۔ کہ یہ جدائی عارضی جدائی نہیں۔ بلکہ مستقل جدائی ہے۔ وہ ان کے پیچھے آئیں۔ اور کہا۔

ابراہیم کہاں جارہے ہو

اس وقت بوجہ اس جذبۂ طبعی کے جو ان کے قلب میں تھا۔ اور اوّاہ منیب ہونے کی وجہ سے ان پر رقت طاری ہو گئی۔ اور وہ جواب نہ دے سکے۔ حضرت ہاجرہ پھر آگے بڑھیں۔ اور انہوں نے سوال کیا۔ مجھے اور اسماعیل کو چھوڑ کر کہاں جارہے ہو۔ وہ پھر خاموش رہے۔ جب

حضرت ہاجرہ کے متواتر الحاح سے سوال

کرنے کے باوجود وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ تو پھر حضرت ہاجرہ نے پوچھا کیا خدا نے آپ کو ایسا حکم دیا ہے۔

اُس وقت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام بوجہ جذبات کے غالب ہونے کے جواب تو نہ دے سکے۔ مگر انہوں نے

آسمان کی طرف اپنا ہاتھ

اٹھا دیا۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ خدا کا حکم یہی ہے۔ اور اُسی کے سپرد کر کے انہیں چلا ہوں باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی۔ کہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ رضؓ کو اُس وادیٔ بے آب وگیاہ میں پانی کا مشکیزہ ختم ہونے کے بعد پانی مل سکے گا۔ باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی کہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو کھجوروں کی تھیلی ختم ہونے کے بعد اس وادی بے آب و گیاہ میں کھانا مل سکے گا۔ اور باوجود اس کے کہ کوئی انسانی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی تھی۔ کہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کو اُس وادیٔ بے آب وگیاہ میں کوئی

مونس وغمگسار

مل جائے گا۔ جو بیماری میں ان کی تیمارداری کر سکے۔ اور انکی ضروریات کو پورا کرنے کا فکر کرے۔ لیکن چونکہ ابراہیمی ایمان حضرت ہاجرہ میں اسی طرح سرایت کر چکا تھا۔ جس طرح آگ کے پاس بیٹھنے والا گرم ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب حضرت ہاجرہ کو معلوم ہؤا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کا یہ فعل اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو انہوں نے وہیں حضرت ابراہیم کو چھوڑ دیا۔ اور کہا

اذاً لا یضیّعنا

اگر یہ بات ہے۔ تو پھر خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ جہاں آپ کی مرضی ہو۔ چلے جائیں ؛؛

حضرت ہاجرہ نے یہ اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا۔ اور ایسی تکلیف کے وقت میں کوئی دُوسرا لفظ زبان سے نہ نکالا۔ اگر حضرت ہاجرہ ایک کمزور عورت ہو کر خدا تعالےٰ پر اتنے

اعتماد اور یقین کا اظہار

کر سکتی تھیں۔ تو کیا تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ ہمارا خدا تعالےٰ اس کی قدر نہ کرتا۔ ہر شخص جسے روحانی آنکھ نصیب ہو۔ وُہ اپنی روحانی آنکھوں سے اس بات کو دیکھ سکتا۔ سمجھ سکتا۔ اور محسوس کر سکتا ہے۔ کہ جس وقت حضرت ہاجرہ کے دل سے یہ آواز نکلی ہوگی۔ کہ اذاً لا یضیّعنا خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ تو اپنے عرش سے خدا تعالےٰ نے ان کو جواب دیا ہوگا۔ کہ

بے شک میں تجھے کبھی ضائع نہیں کرونگا

اور اس نے انہیں ضائع کیا۔ کونسی انسانی عقل سمجھ سکتی تھی۔ کہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی وہاں جان بچ سکے گی۔ مگر جان بچنے کا تو کیا ذکر ہے۔ خدا تعالےٰ نے ان کو ایک قوم بنایا ایسی زبردست قوم۔ جو ساری دُنیا پر چھا گئی۔ اور وُہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود میں داخل ہوتے ہُوئے

ساری دُنیا کی حاکم اور بادشاہ

بن گئی۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساری دُنیا کے لئے مبعوث ہُوئے ہیں۔ پس وُہ ساری دُنیا کے بادشاہ ہیں۔ اور یقیناً آپ کی بادشاہت روحانی رنگ میں آپ کے آباء کی طرف یعنی ان کی طرف جو روحانی اور جسمانی طور پر آپ کے آبا رہیں۔ منسُوب ہوتی ہے۔ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ نے ساری دُنیا کو خدا تعالےٰ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ خدا تعالےٰ نے ساری دُنیا اسماعیل کی نسلوں کے قدموں میں ڈال دی

مکّہ کی وادیوں میں

سوائے حضرت اسماعیل کے کون ایسا تھا۔ جو اپنی ماں کے ساتھ اکیلا چھوڑا گیا۔ گویا وُہ سب دُنیا سے خدا کے لئے جدا ہو گئے تھے۔ پھر خدا تعالےٰ نے بھی اپنی خاطر دُنیا کو چھوڑنے والوں کے قدموں میں ساری دُنیا کو لا ڈالا۔ کیونکہ ہم بھی اگر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلق رکھتے ہیں تو خدا تعالےٰ کیلئے۔ پس انہوں نے

دُنیا سے خدا تعالےٰ کے لئے تعلق توڑا

تھا۔ دُنیا نے خدا تعالےٰ کے لئے ہی ان سے تعلق جوڑا۔ پس یہ قربانی کوئی معمولی قربانی نہیں اور نہ یہ دن کوئی معمولی دن ہے۔ یہ دن ہر شخص کو بتاتا ہے۔ کہ تمہارا خدا تمہارے قریب ہے

تم ہاجرہ اور اسمٰعیل کی طرح بن جاؤ

تمہارا خدا ساری دُنیا کو تمہارے قدموں میں ڈال دے گا۔ جو کچھ حضرت ہاجرہ نے کیا تھا وُہ ہر مومن عورت کر سکتی ہے۔ اور جو کچھ حضرت اسماعیلؑ نے کیا تھا۔ وُہ ہر مومن بچہ کر سکتا ہے۔ کوئی روک درمیان میں حائل نہیں۔ پس مت خیال کرو۔ کہ اس وقت اس قربانی کا موقعہ تھا۔ مگر آج نہیں۔

آج بھی قربانی کا موقعہ ہے

آج بھی تم میں سے ہر شخص دین کے لئے اسماعیل بن سکتا ہے۔ آج بھی تم میں سے ہر عورت دین کے لئے ہاجرہ بن سکتی ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں داخل ہو کر روحانی طور پر سب لوگ ہاجرہ اور اسماعیل کی اولاد ہو چکے ہیں ؛

پس میں ہاجرہ کی بچیوں سے کہتا ہوں کہ تم اپنی ماں کی صفات اپنے اندر پیدا کرو اور میں اسماعیل کی اولاد سے کہتا ہوں۔ کہ تم

اپنے باپ کی صفات اپنے اندر پیدا کرو

تمہارا رب آج بھی اسی طرح قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ جس طرح اُس نے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل سے مطالبہ کیا۔ کیونکہ اس زمانہ کے مامور کو بھی خدا تعالےٰ نے ابراہیمؑ کہا۔ اور اُس نے لوگوں سے کہا ہے ؎

مَیں کبھی آدم۔ کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پس ہر شخص آج بھی اسماعیلؑ بن سکتا۔ اور ہر عورت آج بھی ہاجرہ بن سکتی ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں جس شخص کو خدا تعالےٰ نے ہمارا

رُوحانی باپ

قرار دیا ہے۔ اس کا نام اس نے ابراہیمؑ رکھا ہے۔ پس تمہارے لئے آج بھی موقعہ ہے۔ کہ تم اپنے آپ کو اسماعیل ثابت کرو۔ اور یاد رکھو۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کی راہ میں مرتے ہیں۔ وُہ مرتے نہیں۔ بلکہ زندہ ہُوا کرتے ہیں اور اس زمانہ نے تو پہلی موت کی شکل بھی تبدیل کر دی ہے۔ پُرانے زمانہ میں تلواروں اور چھریوں کے زخم کھا کر لوگ خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دیتے تھے۔ یا بندوقوں کا نشانہ بن کر مرتے تھے لیکن اب عام طور پر اس قسم کی موت نہیں۔ بلکہ وُہ موت ہے۔ جو دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہُوئے آتی ہے۔ کبھی کبھار پہلی قسم کی موت بھی آجاتی ہے۔ جیسے کابل میں ہماری

جماعت کے بعض افراد شہید کئے گئے۔

یا ہندوستان میں بعض لوگ پیٹے جاتے اور اس تکلیف کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ مگر زیادہ تر موت وُہی ہے۔ جو اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے اور اسلام کے مطابق اپنی زندگی بتانے میں آتی ہے ؛؛

ہمارے سلسلہ کو خدا تعالےٰ نے اس لئے قائم کیا ہے۔ کہ وُہ تمام برکات واپس لائے جو اس سے پہلے دُنیا میں موجود تھیں۔ یہی اس سلسلہ کی غرض اور یہی اس کا مقصد ہے۔ خدا تعالےٰ دُنیا میں نئی بادشاہتیں قائم کرنا نہیں چاہتا۔ خدا تعالےٰ دنیا میں نئی حکومتیں قائم کرنا نہیں چاہتا۔ خدا تعالےٰ دُنیا میں نئی قوموں کو غلبہ دینا نہیں چاہتا۔ بلکہ

خدا اس وقت صداقت کو غلبہ دینا چاہتا ہے

اور یہی ہمارے سلسلہ کے قائم ہونے کی غرض ہے۔ پس تم اپنے اندر سچائی اور دیانت پیدا کرو۔ اور ان تمام احکام پر قائم رہو۔ جو اسلام نے دیئے۔ اور یاد رکھو سچائی بھی معمولی چیز نہیں ہوتی ؛؛

آج ہمارے زمانہ میں

عدالتوں کا رنگ

ایسا ہے۔ کہ ان میں جھُوٹ خوب چلتا ہے اور جو شخص سچائی پر قائم رہے۔ اسے ہر وقت یہ خطرہ رہتا ہے۔ کہ وُہ مشکلات میں پڑ جائے گا پس اگر تم عہد کر لو۔ کہ تم نے سچائی پر چلنا ہے تو تمہیں نظر آجائے گا۔ کہ تمہارے لئے قربانی کے رستے کھل گئے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ بھی

قربانی کے کئی رستے ہیں

اخلاقی طور پر اپنے نفسِ امارہ کو مار دینا بھی قربانی ہے۔ دین کے مطالبات پورے کرنا بھی قربانی ہے۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ

ابراہیمی فیضان کا عام چھینٹا

دُنیا پر پڑا ہے۔ اس لئے اب اپنے اپنے ظرف کے مطابق ہزاروں اسماعیل امتِ محمّدیہ میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ پہلے حضرت ابراہیم کی نسل سے صرف ایک اسماعیل پیدا ہُوا مگر یہ ابراہیم چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز اور ساری دُنیا کی طرف مامُور ہے اس لئے ہزارہا اسماعیل اس کے ذریعہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ صرف ارادہ کی دیر ہے۔ اسی طرح

آج ہزاروں عورتیں ہاجرہ بن سکتی ہیں

بشرطیکہ وُہ اس بات پر یقین اور ایمان رکھیں۔ کہ

ہمارا پیشوا

ایک ایسے آقا کا خادم ہے جس کے ساری دنیا کی طرف مبعوث ہونے کی وجہ سے اس کے فیضان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

پس میں جماعت کے نوجوانوں کو آج توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے آپ کو

اسماعیلی رنگ میں رنگین

کریں اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ خواہ وہ اخلاقی ہوں یا جسمانی یا مالی۔

یاد رکھو اسلام کا درخت قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری خواہش ہے۔ کہ اسلام ترقی کرے۔ تو اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرو۔ اور وہ تمام قسم کی قربانیاں کرو۔ جو تم سے پہلے کسی امت نے دنیا میں کی ہوں کیونکہ جس طرح اسلام

جامع کمالات متفرقہ

ہے۔ اسی طرح ضروری ہے۔ کہ اس کے متبعین کی قربانیاں بھی تمام امتوں کی متفرق قربانیوں کی جامع ہوں۔ پھر خدا تعالےٰ بھی اسی طرح ان قربانیوں کی یاد دنیا میں قائم رکھے گا۔ جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد قائم رکھی۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی تھی۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا۔ کہ ساری دنیا اسے یاد رکھے گی۔ مگر خدا تعالےٰ نے اُسے قائم رکھا۔ اور اس قربانی کی یاد دنیا سے مٹنے نہ دی۔ پس یہ مت سمجھو۔ کہ تمہاری قربانیاں کون دیکھے گا۔ تمہاری قربانیوں کو آسمان پر دیکھنے والا خدا موجود ہے۔ اور وہ انہیں دنیا سے مٹنے نہیں دیگا۔ اور جو شخص کے دل میں قربانی کا صحیح جذبہ ہو وہ یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ مجھے کوئی دیکھنے والا ہے یا نہیں۔ لیکن اگر کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو۔ تو میں اسے کہتا ہوں ابراہیم کی قربانی کس نے دیکھی تھی۔ کیا اس وقت وہاں کوئی مؤرخ موجود تھا یا "الفضل" تھا۔ جس میں یہ واقعہ لکھا گیا۔ خدا نے آسمان پر سے اُسے دیکھا۔ اور کہا میں اس قربانی کو نہیں بھلاؤں گا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ نہیں بھولی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص حقیقی طور پر اسماعیل

قربانی کرنے کے لئے تیار

ہو۔ تو اللہ تعالےٰ اسے نہیں بھولیگا۔ اور نہیں بھولنے دے گا۔ بلکہ وہ ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور دنیا میں قائم رکھی جائے گی۔

پس

اپنے اندر ابراہیمی جذبہ پیدا کرو

اور اسماعیلی نمونہ دکھاؤ۔ تب تم دیکھو گے۔ کہ زمین تمہارے لئے بدل جائے گی۔ آسمان تمہارے لئے بدل جائے گا۔ اور وہ دشمن جو تم پر حملہ کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کا ہاتھ ان کے اور تمہارے درمیان حائل ہو جائے گا۔ اور

خدا تعالےٰ کے فرشتوں کی تلوار تمہاری حفاظت کریگی

لیکن ضرورت اس ایمان کی ہے۔ جو عورتوں کو حضرت ہاجرہ کے مشابہ بنا دے۔ اور ضرورت اس ایمان کی ہے۔ جو مردوں کو حضرت ابراہیم کے مشابہ بنا دے۔

میں

اللہ تعالےٰ سے دُعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے اندر حقیقی قربانی کا مادہ پیدا کرے۔ اور ایسے رنگ میں قربانیوں کی توفیق دے۔ کہ ہم ان تمام برکات اور فیوض کو حاصل کر سکیں۔ جن کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جذب کر کے ہماری طرف منتقل کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

خدا تعالےٰ سے حکم پا کر

انہیں دنیا میں پھیلا دیا۔

چندۂ تحریکِ جدید دینا بڑی بات نہیں

بلکہ

اس کا قبول کیا جانا بڑی بات ہے

ایک مخلص بھائی کے قلبی جذبات

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ خدمتِ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں خواہ وہ جانی ہوں یا مالی جو کر رہی ہے۔ ان کی نظیر سوائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔ بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اس پر ایمان اور یقین رکھتی ہے۔ کہ اس کی قربانیوں میں ہی حیاتِ جاودانی کا راز مضمر ہے۔ مخلصین جماعت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اس سال بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیتے ہوئے اپنے اخلاص کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال جس دوست نے تمام افراد جماعت سے بڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اور جس کے اخلاص کا تذکرہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دوسرے سال کی تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے ان الفاظ میں فرمایا تھا۔ "بعض نے بہت بڑی قربانی کا بھی ثبوت دیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی آمد کا ½ حصہ علاوہ دوسرے چندوں کے اس تحریک میں دیا۔ اور کل رقم چھبیس چالیس کی گذشتہ سال ادا کی۔ یہ اعلےٰ درجہ کا اخلاص ہے۔ ان کے ہاں اولاد نہیں۔ اور ان کا نام لئے بغیر میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست ان کے لئے ضرور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اولاد عطا کرے۔ جو نیک اور دین کی خادم ہو۔"

یہ مخلص بھائی اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔ "دراصل چندہ دینا بڑی بات نہیں۔ بلکہ اس کا قبول کیا جانا بڑی بات ہے۔ اور میں اس کو ایک عظیم الشان کامیابی اور عزت خیال کرتا ہوں۔ چندہ دینے والے کی کیا نیکی ہے۔ بلکہ نیکی اس ہستی کی ہے (سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) جس نے ہم جیسوں سے نیک کام کرائے۔ ورنہ یہ رقم بیہودہ جانوروں اونٹ۔ گھوڑوں وغیرہ پر ہی خرچ ہو جاتی۔ پس نیکی اس کی ہے۔ جس نے نہ صرف ہم سے نیکی کرائی۔ بلکہ اسے قبول بھی فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے بیعت کی طاقت بخشی۔ اور پھر اطاعت کی بھی۔ اور وہ آئندہ بھی رحم فرمائے۔ حضرت اقدس کی یہ عین شفقت ہے۔ کہ دوسرے سال کے لئے بھی میرے سابقہ وعدہ کی رقم (یعنی ۲۶۴۰) ہی قبول فرمائی۔ مگر میں انشاء اللہ تعالےٰ ضرور ضرور گذشتہ سال سے زیادہ دوں گا۔" ان کا چندہ تحریک جدید سال دوم باقاعدہ وصول ہو رہا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ وعدہ کرنے والے دوسرے مخلصین کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کے ایفا کے لئے عملی قدم اٹھاتے ہوئے ثواب حاصل کریں۔ کیونکہ خالی دعوےٰ اس وقت تک کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ پس احباب کو وعدوں کے پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔

خاکسار۔ فنانشل سکرٹری تحریکِ جدید

صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن کو ایک احمدی مبلغ کی تبلیغ

۹ر فروری کو میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے پاس پہونچا۔ جہاں ماسٹر تاج الدین اور محبوب سبحانی بھی موجود تھے۔ اور میں نے تبلیغی گفتگو کی۔ میں نے کہا۔

احمدی۔ کیا سلسلہ نبوت جاری ہے۔

مولوی حبیب الرحمٰن۔ میں تو یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبوت کا دعوےٰ کرے۔ جو دعوےٰ کرے وہ واجب القتل ہے۔

احمدی۔ بقول آپ کے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو آپ ان کو کیا سمجھیں گے۔ اگر نبی تو ختم نبوت کا انکار ہو گا۔ اور اگر ان کو امتی مانیں گے تو گویا آپ تسلیم کریں گے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنی نبوت ان سے چھین لی۔ حالانکہ جس کو خدا تعالےٰ یہ انعام دیتا ہے۔ اس سے واپس نہیں لیتا۔

اس پر مولوی صاحب بہت سٹ پٹائے اور جواب دیا۔ بھائی وہ ریٹائر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ گورنر اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو جاتا ہے۔ اب وہ امتی ہو کر ہی آئیں گے۔

احمدی۔ گورنمنٹ اسی وقت ملازمین کو ریٹائر کیا کرتی ہے۔ جب ان کی مدت مقررہ پوری ہو جاتی ہے۔ اور وہ آئندہ کے لئے ملازمت کے قابل نہیں سمجھے جاتے۔ جب وہ ریٹائر ہو چکے تو اب دوبارہ آ کر کیا کام کریں گے۔ ابھی اسی قدر گفتگو ہوئی تھی۔ کہ پوسٹ مین نے ایک خط لا کر دیا۔ جس کو پڑھ کر مولوی حبیب الرحمٰن نے کہا کسی دوسرے وقت بات چیت کریں گے۔ مجھے اس وقت ضروری کام ہے۔

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

رُوس اور جاپان کی باہمی کشمکش

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

روس اور جاپان کی سابقہ جنگ

گو پہلے ۱۳ر فروری (بذریعہ ہوائی ڈاک) جب اس صدی کے شروع میں رُوس اور جاپان کی جنگ ہوئی۔ تو اس کا یہ انجام نہیں ہوا تھا۔ کہ اس جنگ کے ذریعہ دونوں ملکوں کا آپس کا حساب صاف اور بے باق ہو گیا۔ بلکہ اس کا صرف یہ مطلب تھا۔ کہ اس جنگ کے ساتھ دونوں کا بہی کھاتہ کھل گیا ہے۔ جس میں وقتاً نوقتاً اندراجات کئے جاتے رہینگے۔ اور یہ سوال کہ یہ حسابات بالآخر کب اور کس طرح چکائے جائینگے۔ اس کا جواب دینا قدرے مشکل ہے۔ فرانس اور جرمنی کے درمیان بھی جنگوں اور آپس کی الجھنوں کا ویسا ہی بہی کھاتہ صدیوں سے کھلا ہوا چلا آتا ہے۔ جیسا گذشتہ جنگِ جاپان و رُوس کے ساتھ ان دو ملکوں کے درمیان کھلا۔ جرمنی اور فرانس کے درمیان متعدد جنگیں ہو چکی ہیں۔ مگر باین ہمہ آپس کے حسابات ابھی تک نہ صرف یہ کہ چکائے نہیں گئے۔ بلکہ روز بروز ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور یہ حسابات صاف ہوتے نظر نہیں آتے۔ جب تک بنی نوع انسان یا یوں کہیئے۔ کہ جب تک کہ دُنیا کی "مہذب" قوموں میں موجودہ "تہذیب" سے کسی بہتر تہذیب کا دور دورہ شروع نہ ہو جائے۔ اسی اصل پر روس اور جاپان کے معاملہ کو قیاس کر لینا چاہیئے۔

آئندہ جنگ کے لئے تیاریاں

گذشتہ جنگ میں جب روس نے جاپان سے شکست کھائی۔ تو اسی وقت سے اس کا بدلہ لینے کے تیاریاں شروع کر دی تھی۔ اور اس نے تیاری کے طور پر ان علاقوں میں ذرائع آمدورفت کو ترقی دینا شروع کیا۔ جن کے متعلق ان کے محل وقوع کی وجہ سے گمان کیا جا سکتا ہے۔ کہ یا تو روس اور جاپان کی آئندہ جنگ میں محاذ جنگ بن جائیں گے۔ یا کم از کم محاذ سے ملے ہوئے ضرور ہونگے۔ گذشتہ جنگ میں روس کی شکست کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب محاذ کے ساتھ ذرائع آمد و رفت کی کمی تھی۔ اس کمی کو اب روس نے بہت حد تک پورا کر لیا ہے۔ اور اس علاقہ میں اس کی افواج کثیر تعداد میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ اور برسرِ پیکار ہو جانے کے لئے ہر وقت تیار۔

جنگ کب ہوگی؟

ادھر جاپان نے بھی آنے والے دن کے لئے تیاری میں کوئی کمی نہیں کی۔ اس طرح سٹیج گویا بالکل تیار ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ کھیل کب شروع ہوگا؟ اس کا جواب معین رنگ میں نہیں دیا جا سکتا۔ ہاں اصولی طور پر یہ بات ذہن نشین کر لی جا سکتی ہے۔ کہ روس اور جاپان چین کی وسیع وادیوں اور میدانوں میں ایک دوسرے سے مقابلے کی دوڑ میں سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس دوڑ میں جونہی ایک فریق نے محسوس کیا۔ کہ اس کا حریف صاف اور کھلی سبقت لے گیا ہے۔ اور وہ خود دوڑ میں پیچھے گرتا جا رہا ہے۔ تو چاہے یوں کہہ لیں۔ کہ گھنٹی بج جائے گی۔ اور سٹیج سے پردہ اُٹھ جانے کے بعد کھیل شروع ہو جائے گا۔ اور چاہے یوں خیال کر لیں۔ کہ بگلوں اور فوجی بینڈ کے ترانوں اور اپنے اپنے قومی گیتوں پر مست ہو کر انسان انسان کا گلا کاٹینگے اور زمین و آسمان اشرف المخلوقات کے خون کی ارزانی کا ایک اور بھیانک تماشہ کریں گے۔

موجودہ حالات

خبر یہ توجب ہوگا ہوگا۔ موجودہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ چین میں ایک طرف سے روس آگے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ اور دوسری طرف سے جاپان۔ بحر الکاہل کے ساحلی علاقوں سے شروع ہو کر ملک کے اندرونی حصوں میں اپنے اثرات پھیلا رہا ہے۔ اور دونوں میں سے جب بھی کسی ایک کو نمایاں کامیابی ہوتی ہے۔ دوسرا چونک اُٹھتا ہے۔ اور جھلا سا جاتا ہے۔ شمالی چین میں واقعات اور حالات نے جو صورت اختیار کر لی ہے اور رنگ بدلتا جا رہا ہے۔ اس سے روس کو یقیناً فکر دامنگیر ہوا ہوگا۔ کہ کہیں جاپان بازی نہ لے جائے۔ ادھر بیرونی منگولیا نے رُوس کے ساتھ عہد و پیمان استوار کر کے جاپان کے لئے اپنے دروازے بند کر دیئے ہیں۔

مانچولی کانفرنس

جون ۱۹۳۵ء میں جب مانچولی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ تو اس سے جاپان کا مقصد یہ تھا۔ کہ کسی طرح بیرونی منگولیا کو اس بات پر رضامند کیا جائے۔ کہ وُہ جاپان اور مانچوکو سے بھی کسی قدر راہ رسم رکھے۔ بقول غالب ع

> تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو
> مجھکو بھی پوچھتے رہو۔ تو کیا گناہ ہو

مگر روسی اثر بیرونی منگولیا پر اس قدر حاوی ہے۔ کہ مانچوکو اور جاپان کو اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اور مانچولی کانفرنس نے چھینڈل سسکنے اور بلکنے کے بعد جان دیدی۔

بیرونی منگولیا کے حملے

مانچولی کانفرنس کی ناکامی کے بعد مانچوکو نے ضروری سمجھا۔ کہ سرحد پر اپنے انتظامات کو مضبوط کرے۔ اس بارہ میں جو کارروائی مانچوکو نے کی۔ اس پر بیرونی منگولیا چیں بجبیں ہو گیا اور بیرونی منگولیا کے چھوٹے موٹے دستوں نے سرحد پار ہو کر مانچو علاقہ میں موقع ملنے پر حملے شروع کر دیئے۔ یہ صورت حالات ۱۹۳۵ء کے آخر میں پیدا ہو گئی تھی۔ اور ماہِ جنوری میں اور فروری کے ان دنوں میں جو اب تک گزر چکے ہیں۔ اخبارات میں اسی قسم کے حملوں کی خبریں تواتر اور کثرت سے شائع ہوتی رہی ہیں۔

افواج مانچوکو کے ایک دستہ کی بغاوت

ان تمام واقعات میں سے جو اس وقت سرحدات پر فضا کو مکدر کئے ہوئے ہیں۔ سب سے زیادہ تشویش پیدا کرنے والا واقعہ ۲۸ جنوری کو ہوا۔ جبکہ افواج مانچوکو کے چوتھے ڈویژن کے ایک دستہ نے جس کی نفری ساٹھ تھی۔ اور سرحد پر متعین تھا۔ اپنے افسروں سے بغاوت کر کے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا۔ اور یہ باغی سرحد پار روسی علاقہ میں بھاگ گئے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ رُوسی علاقہ سے آکر انہوں نے ایک مرتبہ پھر حملہ کیا۔ مگر ان کو پسپا کر دیا گیا۔

رُوس کی انگیخت

یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ باور کرنے کے لئے کھلے قرائن موجود ہیں۔ کہ یہ بغاوت روسی اثرات کی انگیخت اور شہ پر ہوئی۔ لہٰذا مانچوکو نے سختی کے ساتھ احتجاج کیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ رُوس ایک تو باغیوں کو پناہ نہ دے۔ بلکہ حکومت مانچوکو کے حوالے کر دے۔ دوسرے جو کچھ ہو چکا ہے اس سلسلہ میں معافی مانگے۔ اور جرمانہ ادا کرے۔ روس نے باغی واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ روس کا نظریہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ سیاسی پناہ گزین ہیں۔ ساتھ ہی روس نے ان تمام واقعات کے متعلق جن میں مانچوکو کو سمجھتا ہے۔ کہ رُوسی سپاہیوں نے مانچو علاقہ میں تاخت و تاراج کی سراسر انکار کیا ہے۔ بلکہ اپنی طرف مانچوکو پر الزام لگایا ہے۔ کہ مانچوکو سپاہی مختلف وقتوں میں سرحد عبور کر کے روسی علاقہ میں زیادتی کرتے رہے ہیں۔

یہ بیان کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ جاپان میں ایسی خبریں بھی شائع ہوئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رُوس اور برطانیہ میں کسی سمجھوتہ کے بارے میں سلسلہ گفت و شنید شروع ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر برطانیہ نے روس کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کر لیا۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ برطانیہ رُوس کو جاپان کے خلاف بطور روک کے استعمال کرنا چاہتا ہے۔

ضروری تصحیح

الفضل ۲۰ر فروری ۱۹۳۶ء میں بیت المال کے انسپکٹروں کے دورہ کا جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر کا نام چھپ گیا ہے۔ اس کی بجائے سید محمد علی شاہ صاحب پڑھا جائے ...

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کوٹلی ہرنرائن (ضلع سیالکوٹ)

۱۰ فروری - کوٹلی ہرنرائن اور کوٹلی منڈیاں کے درمیان عید گاہ میں مقامی جماعت کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا - غیر احمدی اور اچھوت قوم کے لوگ کثرت سے شامل ہوئے - گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر کی - جس کا اچھوتوں پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار:- نور حسن

موگا

موگا میں ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب نے تین لیکچر دئے - پہلا لیکچر "اسلامی جہاد اور اشاعت اسلام" کے موضوع پر تھا - جس میں اسلامی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء کے تاریخی واقعات سے ثابت کیا - کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا - اور اسلامی جنگیں محض مدافعانہ رنگ کی تھیں - پھر میلہ مویشیاں کے موقع پر ایک تبلیغی پروگرام مرتب کیا گیا - جس کے ماتحت روزانہ رات کو میلہ میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا جاتا تھا۔ اور ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب فضائل اسلام صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کرتے رہے - لیکچروں کا یہ سلسلہ متواتر چار دن تک جاری رہا - شہر کے ہندو مسلم معززین کثرت سے لیکچر سننے آتے - اور باہر سے آئے ہوئے بیوپاری بھی دلچسپی لیتے رہے - خاکسار:- محمد یعقوب

سکندر آباد

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد سے تحریر فرماتے ہیں - ماہ جنوری ۱۹۳۶ء کے دوران میں ہندوستان کے مندرجہ ذیل مقامات سے تبلیغی لٹریچر کے لئے درخواستیں موصول ہوئیں - احمد نگر - علی گڑھ - الہ آباد - بہادل پور - بنوں - بمبئی - بنگول - بہار شریف - بوگرا - بیدر - کلکتہ - چٹاگانگ - ڈھاکہ - دادا - السنا گر - فراش گنج - ہندو پور - حیدر آباد - ہوڑہ - جونا گڈھ - کورگر - کنٹی - لاہور - مظفر نگر - مدراس - میمن سنگھ - مدورا - رہتک - راج شاہی - میدنا پور - ساگر - شیموگہ - سراج گنج - ٹیکلارم کور - ٹنی چری - ترچنا پلی - کل لٹریچر جو فروخت ہوا یا مفت تقسیم ہوا اس کی قیمت ۸۷ روپے ۱۵ آنے ہے - اس میں سے ۴۸ روپے ۱۱ آنے کا لٹریچر مقامی طور پر یا باہر مفت تقسیم کیا گیا۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ہفتہ میں دوبار یعنی سوموار اور جمعرات کو قرآن مجید کا درس دینا شروع کر دیا ہے۔

شاہ مسکین (ضلع شیخوپورہ)

۱۶ فروری کو فیض پور کلاں متصل شاہ مسکین میں احرار نے جلسہ منعقد کیا - جس میں دوسرے ملاؤں اور عبد الغفار غزنوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین کی شان میں نہایت گندہ دہنی کرتے ہوئے لوگوں کو احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے اور ان پر تشدد کرنے کی تلقین کی - جماعت احمدیہ شاہ مسکین نے جب سوالات کے لئے وقت طلب کیا تو انکار کر دیا گیا - اور لوگوں سے کہا گیا - کہ وہ کبھی احمدیوں سے گفتگو نہ کریں - شریف الطبع لوگوں نے اس پر بہت برا منایا - اور بعض نے عبد الغفار کی تقریر سن کر کہا اس بدزبان اور منہ پھٹ انسان کو کون سید کہہ سکتا ہے۔

۱۷ فروری کو انجمن احمدیہ شاہ مسکین کے زیر اہتمام احرار کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا - جس میں قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل نے نہایت متانت سے اعتراضات کے مدلل جواب دئے - غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب پر ان کی تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار:- ولایت شاہ

ناروواد (بنگال)

۹ فروری - انجمن احمدیہ ناروواد کا تیسرا سالانہ جلسہ مسجد احمدیہ کے صحن میں زیر صدارت جناب مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ منعقد ہوا - جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی کثرت سے شریک ہوئے - قریشی محمد حنیف صاحب نے تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت بیان کی - پھر مولوی اوصاف علی صاحب پلیڈر نے حضرت سری کرشن کی آمد - اور مولوی غلام صمدانی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور مولوی علی انوار صاحب نے حضرت مسیح موعود کے کارناموں پر تقریر کی - حاضرین نے تقریروں کو دلچسپی سے سنا۔

دوسرے دن احمدی مستورات کا اجتماع ہوا - جس میں قریشی محمد حنیف صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تعلیم و تربیت کے موضوع پر تقریر کی۔

خاکسار:- دیوان الدین احمد

دہرگ میانہ تحصیل نارووال

ایک اہل حدیث ملا نے یہاں آکر مقامی جماعت کو مناظرہ کا چیلنج دیا جو منظور کر لیا گیا - ۱۸ فروری کی شب کو مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر اور اہل حدیث مولوی کے درمیان صداقت حضرت مسیح موعود پر مناظرہ ہوا - مولوی عبد الرحمن صاحب نے عقلی و نقلی دلائل اور نصوص قرآنیہ و احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی - پبلک پر احمدی مناظر کے دلائل قاطعہ اور ان کے مقابلہ میں غیر احمدی مناظر کی ناکامی کا بہت اثر ہوا - ۱۹ فروری کو دوسرے موضوعات یعنی مسئلہ ختم نبوت اور وفات حضرت مسیح ناصری پر مناظرہ ہوا - مخالف مناظرین نے شکست کھائی - اس موقع پر پانچ اصحاب نے بیعت کے خطوط لکھے۔ خاکسار:- محمد اسمٰعیل

برہمن بڑیہ اور نواحی دیہات

۷ فروری کو جناب امیر جماعت برہمن بڑیہ اور دوسرے احمدی احباب کی معیت میں برہمن بڑیہ میں تبلیغی جلوس نکال کر تبلیغ کی گئی - اور بنگلہ زبان میں ایک لیکچر دیا گیا - ۱۱ فروری کو موضع خوردد برہمن بڑیہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا - ۲۵ کے قریب غیر احمدی احباب شریک ہوئے اور اچھا اثر لے کر گئے - موضع ناوگھاٹ میں ایک درجن احمدیوں کی معیت میں تبلیغ کی گئی - بعض مخالفین نے تشدد کیا - مگر انہیں نرمی سے سمجھا کر تبلیغ کی گئی - ۱۵ فروری موضع تاشہر میں تبلیغی جلوس نکالا گیا - اور تبلیغ کی گئی - ایک ہندو رئیس کے مکان میں مولوی احمد علی صاحب نے بنگلہ زبان میں تقریر کی - بعض لوگوں نے شرارت کرنی چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا لیا۔

خاکسار:- قریشی محمد حنیف

کولمبو

۱۰ فروری - مولوی جلال الدین صاحب شمس معہ رفقاء کولمبو پہنچے - ۱۱ فروری کو جناب مولوی صاحب موصوف اور مولوی نذیر احمد صاحب افریقی کے دو پبلک لیکچر ہوئے - لیکچروں کی تشہیر بذریعہ انگریزی اشتہار شہر میں کردی گئی تھی - اخبار "سیلون ڈیلی نیوز" نے مجاہدین کی آمد اور ان کے لیکچروں کی اطلاع شائع کی - غیر احمدی احباب کافی تعداد میں لیکچر سننے کے لئے آئے - جلسہ کے اختتام پر ہر شخص محظوظ و مسرور نظر آتا تھا - بعض نے کہا ایسے لیکچر ہم نے پہلے کبھی نہیں سنے - ۱۲ فروری سوا پانچ بجے مولوی جلال الدین صاحب معہ رفقاء کیشمامارو جہاز پر روانہ ہو گئے - بندرگاہ پر جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا - جس کا جواب مولوی صاحب موصوف نے دیا - اور جماعت کو منظم طور پر تبلیغ کی طرف متوجہ ہونے کی تاکید فرمائی - الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت کثیر تعداد میں موجود تھے - جماعت کے احباب سمیت مبلغین کا فوٹو لیا گیا۔

قادیان میں عید اضحیٰ کی مبارک تقریب

قادیان میں عید اضحیٰ کی تقریب ۴ر مارچ کو منائی گئی۔ ۳ر مارچ اعلان کر دیا گیا۔ کہ صبح ۹ بجے تک تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو عیدگاہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ٹھیک ۹ بجے نماز عید پڑھائیںگے۔ چنانچہ ایک جم غفیر عیدگاہ میں وقت پر پہنچ گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مقررہ وقت پر تشریف لا کر نماز عید پڑھائی۔ خواتین کے لئے عیدگاہ کے جنوبی حصہ میں پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ نماز کے بعد حضور نے خطبہ عید پڑھا۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ پھر دعا فرمائی۔ اور خدام کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

۴ تا ۶ مارچ بکثرت قربانیاں کی گئیں۔ بعض اصحاب نے گائے کی قربانی دی۔ اور گوشت گذشتہ سال کی طرح قربانی دینے والوں نے تھوڑا تھوڑا رکھنے کے بعد باقی اپنے اپنے محلوں میں جہاں جمع کرنے کا انتظام تھا بھیجدیا۔ اور پھر وہاں سے گھروں میں تقسیم کیا گیا۔ جس میں غربا اور فقراء کا خاص خیال رکھا گیا۔ اس موقع پر ارد گرد کے دیہات کے لوگ بھی بکثرت آ جاتے ہیں۔ انہیں بھی گوشت دیا گیا۔

پہرہ کے متعلق نیشنل لیگ کور کا انتظام بہت عمدہ تھا۔

جماعت احمدیہ دہلی کو نماز عید آنریبل چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے پڑھائی

دہلی ۴ر مارچ۔ بروز بدھ جماعت احمدیہ دہلی و شملہ نے نماز عید اضحیٰ حسب معمول روشن آرا باغ میں بہ اقتدا آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب ادا کی۔ احمدی خواتین بھی نماز میں شامل ہوئیں۔ جن کے لئے پردہ کا خاص انتظام تھا۔ آنریبل سر موصوف نے خطبہ عید میں فرمایا۔ کہ آج اسلام نے ہر مومن کے لئے ہر قسم کی قربانی کی تجدید کا دن مقرر کیا ہے۔ یہ وہ دن ہے جبکہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے عزیز ترین قربانی اپنے خالق اور مالک کے حضور پیش کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے آپ کو تو پہلے ہی قربانی کے لئے پیش کر چکے ہیں۔ آپ نے اپنی نسل کی قربانی بھی پیش کر دی۔ پس آج کے روز اس عظیم الشان قربانی کی یادگار میں خدا نے ہر مومن کے لئے تجدید کا دن مقرر کیا ہے۔ تا کہ وہ ہر سال ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے عہد باندھے۔ یہ بکرے اور دُنبے وغیرہ تو صرف اپنی عقیدت کے اظہار کی ظاہری علامتیں ہیں۔ دراصل قربانی کرنیوالا یہ پیش کرتا ہے کہ جو کچھ بھی میرے پاس ہے۔ وہ سب خدا کی راہ میں قربان ہے۔ جان مال حتیٰ کہ اپنی ساری نسل بھی۔ سر موصوف نے موجودہ حالات کے پیش نظر فرمایا۔ ہر احمدی کو ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ جو کچھ وہ پیش کرتا ہے۔ وہ اس امر کا اظہار ہے۔ کہ وہ باقی بھی سب کچھ قربان کر دے گا۔ اگر اس سے مطالبہ کیا جائے۔ (نامہ نگار)

یوم التبلیغ ۲۹ر مارچ ۳۶ء کو منایا جائے

غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے امسال یوم التبلیغ ۲۹ر مارچ ۳۶ء بروز اتوار منایا جائیگا۔ ہر احمدی مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔ کہ اس دن جہاں تک ہو سکے غیر مسلموں کو دعوت اسلام دے۔ اور اس فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

۶ر مارچ کو ظاہر ہونے والے عظیم الشان نشان کے متعلق جلسہ

قادیان ۶ر مارچ۔ آج بعد نماز عصر مسجد نور میں زیر صدارت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اسلام کی صداقت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہونے والے اس عظیم الشان نشان کی یاد تازہ کیگئی جو اسی تاریخ پنڈت لیکھرام کی نسبت وقوع پذیر ہوا۔ مولانا نیر اور مولانا

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

ایک باموقع مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت میں ایک عمدہ موقعہ پر ایک پختہ مکان جو برلب سڑک واقع ہے۔ اور جس کا رقبہ قریباً دو کنال ہے۔ فروخت ہو رہا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ک۔ معرفت شیخ غلام حسن کلرک پراویڈنٹ فنڈ۔ قادیان

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ علی اکبر ولد سوہنے خان ذات راجپوت ساکن موضع کانگڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۰ـ۳ـ۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱۵ـ۲ـ۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ جان محمد عبد اللہ پسران نبے خان وغیرہ ذات راجپوت ساکن موضع کھمور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۸ـ۳ـ۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱۸ـ۲ـ۳۶

دستخط (مہر عدالت)

اردو شارٹ ہینڈ

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

صرف دس آسان سبق پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ شاہ حبشہ کی طرف سے لنڈن میں ایک پیغام پہنچا ہے۔ جو مسٹر ایڈن کو جنیوا میں بھیج دیا گیا ہے۔ اس پیغام سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ حبشہ اس بنا پر صلح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ اٹلی حبشہ کا جتنا علاقہ فتح کر چکا ہے۔ اپنے پاس رکھے۔ اور اس کی شرط یہ ہے۔ کہ شاہ انگلستان اٹلی اور حبشہ کے درمیان صلح کرائیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر ایڈن اس پیغام کا جواب دیں گے۔

لنڈن ۴ مارچ۔ گورنمنٹ برطانیہ نے ملکی دفاع کے متعلق وائٹ پیپر شائع کر دیا ہے جس میں برطانیہ کی بحری۔ بری اور ہوائی طاقت میں اضافہ کی تجاویز مندرج ہیں۔

رنگون ۴ مارچ۔ گورنر برما نے برما کریمینل لا امینڈمنٹ ایکٹ اپنے اختیارات خصوصی کے رو سے پاس کر دیا ہے۔ برما کونسل نے دوبارہ اس بل کو نامنظور کر دیا تھا۔ اب یہ بل گورنمنٹ ہند کی منظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

قاہرہ ۴ مارچ۔ برطانیہ اور مصر کے درمیان فوجی معاہدہ کے لئے گفت و شنید شروع ہو گئی ہے مصری وفد کے لیڈر نحاس پاشا نے گفت و شنید کا افتتاح کرتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا کہ اس دفعہ ہم یہ مصمم ارادہ کر کے گفت و شنید کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ کامیاب ہو کر اٹھیں گے۔

مظفر گڑھ ۴ مارچ۔ ضلع مظفر گڑھ میں زلزلہ سے متعدد مکانات گرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ٹوکیو ۵ مارچ۔ شاہ جاپان نے گذشتہ کابینہ کے وزیر داخلہ مسٹر ہیروٹا کو وزیر اعظم بننے کی پیشکش کی ہے۔

عدیس آبابا ۵ مارچ۔ حبشہ نے لیگ کی تجاویز مصالحت کو غیر مشروط طور پر منظور کر لیا لیکن اس امر کی تصریح کی ہے۔ کہ مصالحت کی گفت و شنید لیگ کے دائرہ کے اندر اور میثاق کے منشاء کے مطابق ہوں۔

ڈیسی ۵ مارچ۔ قورم کے مقام پر ایک اطالوی بمبار جہاز نے برطانوی ایمبولینس کیمپ پر آتشیں بم برسائے۔ ایمبولینس کے ارکان بچ رہے لیکن سات مریض ہلاک ہو گئے۔ جہاز کیمپ کے اوپر تھوڑے فاصلہ پر دس مرتبہ گھوما۔

لنڈن ۵ مارچ۔ ۱۹۳۶ء میں برطانیہ کی فوج کے اخراجات کا اندازہ ۴۹۲۸۱۰۰۰ پونڈ ہے۔ جو گذشتہ بجٹ سے بقدر ۵۷۳۱۰۰۰ کروڑ پونڈ زیادہ ہے۔ ۱۵۵۰۰۰ پونڈ اٹلی اور حبشہ کی جنگ سے متعلق خاص انتظامات کی وجہ سے مقرر کئے گئے۔ باقاعدہ فوج میں ۶۲۰۰ مزید رنگروٹ بھرتی کئے جائیں گے۔

اسمارہ ۵ مارچ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۰ فروری کے بعد ۳۰ ہزار حبشی ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ اطالوی ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد ۲ ہزار ہے۔

لاہور ۵ مارچ۔ بیان کیا جاتا تھا کہ قضیہ شہید گنج کے تصفیہ کے متعلق سکھوں نے چند شرائط پیش کی ہیں۔ جن کو مسٹر محمد علی جناح نے منظور کر لیا ہے۔ آج نواب احمد یار خان دولتانہ کی کوٹھی پر مسٹر محمد علی جناح نے مسلمان رہنماؤں کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمان رہنماؤں نے ان شرائط کو مان لیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ عنقریب باعزت سمجھوتہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

پشاور ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ صوبہ سرحد کی کونسل کے ہندو اور سکھ ارکان نے کونسل کے آئندہ اجلاس کے بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۴ مارچ۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں بجٹ پر بحث جاری رہی۔ یوم حج کے روز اجلاس کو جاری رکھنے کے خلاف بطور پروٹسٹ مسلمان ارکان شامل نہ ہوئے۔

ہاربن ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ اور مانچوکو کی سرحد پر زبردست جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور ماسکو سے ٹرینوں پر سامان جنگ لایا جا رہا ہے۔

روما ۵ مارچ۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حبشہ کے تمام شمالی محاذ کو اطالوی افواج نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اور حبشی افواج کو شکست دیدی ہے۔ راس امرو حبشی جرنیل سے مقابلہ سخت ترین تھا۔ حبشیوں نے جنگ کے نئے طریق کو اختیار کر کے اطالوی افواج کا مقابلہ کیا۔ حبشی افواج تین روز کے مقابلہ کے بعد پسپا ہوئیں۔

لنڈن ۴ مارچ۔ دارالعوام میں ایک رکن نے حکومت کے خلاف مذمت کی ایک قرارداد پیش کی جو نامنظور ہو گئی۔ قرارداد مذمت کی بنا یہ تھی۔ کہ حکومت نے انگلستان کے تباہ حال علاقوں کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔

لنڈن ۴ مارچ۔ جرمنی اور انگلستان کے درمیان جہازوں کی قسم کے متعلق جس معاہدہ کے لئے گفت و شنید کا آغاز ہوا۔ اس کے دوران میں جرمنی کے نمائندہ نے یہ تجویز پیش کی کہ روس کے ساتھ بھی اس قسم کا معاہدہ ہونا چاہئیے برطانیہ نے اس پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ انگلستان اور روس کے درمیان بحری معاہدہ کے قیام کے لئے عنقریب گفت و شنید شروع کر دی جائے گی۔

لاہور ۵ مارچ۔ کل مسٹر محمد علی جناح نے سکھ لیڈروں کی معیت میں مسجد شہید گنج کی جگہ کا معائنہ کیا۔ اور اس کے بعد سکھ لیڈروں سے تبادلہ خیالات کیا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) لنڈن کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی رسم تاج پوشی آئندہ مئی میں ادا کی جائے گی۔ اور ممکن ہے۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں دہلی میں دربار منعقد ہو

روما ۵ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ٹمبین کی لڑائی میں اطالوی فوج کے ۳۰ افسر اور ۵۰۰ گورے سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے اور دو ہوائی جہاز جنہوں نے اس جنگ میں حصہ لیا، لاپتہ ہیں۔

لکھنؤ ۴ مارچ۔ لکھنؤ میونسپل بورڈ نے کانگرس کے جلسہ گاہ میں بجلی پانی اور صفائی کے اخراجات خود برداشت کرنے کے متعلق ریزولیوشن پر دوبارہ غور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس طرح کمشنر کے انتباہ کو ٹھکرا دیا ہے۔

جموں ۵ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کشمیر میں راولپنڈی کے تین فوجی افسر اور متعدد قلی برف کے نیچے دب گئے۔ امدادی پارٹیاں سری نگر سے اس حادثہ کے جائے وقوع کی طرف روانہ کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۵ مارچ۔ اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی نے اپنا کام نہایت مستعدی سے سرانجام دیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ صوبوں میں جدید نظام حکومت اپریل ۱۹۳۷ء میں قائم ہو جائے گا۔

جودھپور ۵ مارچ۔ مہاراجہ جودھپور نے ریاست کے کاشتکاروں کو ایک لاکھ ۲۳ ہزار روپیہ مالیہ معاف کر دیا ہے۔

رنگون ۵ مارچ۔ برما کونسل نے سفارش کی ہے۔ کہ رنگون یونیورسٹی کی ہڑتال کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو طلبا اور یونیورسٹی کے درمیان سمجھوتہ کرا دے۔

سری نگر ۵ مارچ۔ متواتر برف باری سے متعدد مکانات گر گئے ہیں اور بیسیوں اشخاص مجروح ہوئے ہیں۔ ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

امرتسر ۵ مارچ۔ گیہوں تیار ۳ روپیہ ۲ آنے۔ نخود تیار دو روپیہ ۵ آنے ۳ پائی سونا دیسی ۵ ۳۴ روپیہ ۹ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۴۹ روپے ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے مسٹر ڈی ویلرا آئرلینڈ کے جمہوریت پسندوں کے نمائندہ کی حیثیت سے لکھنؤ کے کانگرس کے اجلاس میں شمولیت کے لئے ہندوستان آئیں گے ان کے علاوہ مسٹر آلیور بالڈ ون بھی کانگرس کے اجلاس میں شریک ہونگے۔

لاہور ۵ مارچ۔ آج مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مسجد شہید گنج کی واگذاری کے لئے مسٹر نورالدین بیرسٹر والے مقدمہ کی سماعت ہوئی عدالت نے مقدمہ کی سماعت ۲۳ اپریل پر ملتوی کر دی۔

ٹوکیو ۵ مارچ۔ باغیوں کے خلاف مقدمات کی سماعت کے لئے ملٹری ٹریبونل مقرر کر دیا گیا ہے۔ جس کے صدر وزیر جنگ ہونگے۔

کراچی ۵ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سندھ میں شدید ژالہ باری کے باعث بے شمار مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔

لنڈن ۴ مارچ۔ فرانس اس بات پر رضامند

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی